سفر کے دوران اپنے وطن اصلی سے گزرنا ہو تو مسافر ہوگا یا مقیم؟

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میری جائے پیدائش اور اصل رہائش ٹیکسلا شہر میں ہے، جبکہ میں پشاور میں ڈیوٹی کرتا ہوں اور وہیں نوکری کی وجہ سے عارضی طور پر رہتا ہوں، کچھ دنوں بعد میں نے ایک کام کے سلسلے میں ایک دن کے لیے براستہ جی ٹی روڈ، پشاور سے راولپنڈی جانا ہے جو کہ 92 کلومیٹر سے زیادہ سفر ہے، جبکہ پشاور سے راولپنڈی جاتے ہوئے میں ٹیکسلا شہر میں تقریباً آدھے گھنٹے کے لیے رکوں گا، پھر وہاں سے راولپنڈی روانگی ہے۔ پشاور سے ٹیکسلا 92 کلومیٹر سے زیادہ سفر ہے جبکہ ٹیکسلا سے راولپنڈی کا فاصلہ 35 سے 40 کلومیٹر ہے۔

شرعی رہنمائی فرمائیں کہ میں راولپنڈی میں قصر نماز پڑھوں گا یا پوری چار رکعت؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں شرعاً آپ راولپنڈی میں مسافر نہیں بلکہ مقیم شمار ہوں گے، لہذا آپ وہاں پوری چار رکعت نماز پڑھیں گے۔

اس مسئلے کی تفصیل یہ ہے کہ انسان کا وطنِ اصلی اس کی اقامت کے لئے متعین ہے، تو چاہے مقیم ہونے کی نیت کرے یا نہ کرے، بہر صورت وہاں داخل ہوتے ہی شرعاً مقیم ہوجائے گا اور اس کا سفرِ شرعی ختم ہوجائے گا، اگرچہ محض کچھ دیر کے لیے یا فقط گزرنے کے لئے ہی داخل ہوا ہو۔ لہذا جب آپ اپنے وطن اصلی یعنی ٹیکسلا شہر کی متصل آبادی میں داخل ہوں گے تو شرعی مسافر نہ رہیں گے، بلکہ مقیم ہوجائیں گے اور پھر اس کے بعد راولپنڈی کا سفر کرنے کی وجہ سے بھی شرعاً مسافر نہیں کہلائیں گے، کہ ٹیکسلا سے راولپنڈی کا فاصلہ شرعی مسافت یعنی 92 کلومیٹر سے کم ہے۔

وطنِ اصلی میں داخل ہوتے ہی شرعی سفر ختم ہو جائے گا، جیسا کہ مراقی الفلاح میں ہے: ”(يقصر حتى يدخل مصره يعني وطنه الاصلى (أو ينوى اقامة نصف شهر ببلد أو قرية)“ ترجمہ: مسافر قصر کرے گا، یہاں تک کہ اپنے شہر یعنی اپنے وطن اصلی میں داخل ہو جائے یا کسی شہر یا گاؤں میں آدھا مہینہ (پندرہ دن) ٹھہرنے کی نیت کر لے۔

مذکورہ عبارت کے تحت علامہ طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”قوله: (يعني وطنه الاصلى) والاطلاق دال على ان الدخول أعم من ان يكون للاقامة أو لا ولحاجة نسيها“ ترجمہ: مصنف رحمۃ اللہ علیہ کا قول: (یعنی اپنے وطن اصلی) اور اطلاق اس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ داخل ہونا عام ہے، چاہے وہ ٹھہرنے کے لئے ہو یا (ٹھہرنے کے لئے) نہ ہو اور کسی ایسی حاجت کے لئے ہو، جسے وہ بھول گیا ہو۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، صفحہ 425، ملتقطاً، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

وطن اصلی اقامت کے لئے متعین ہے۔ چنانچہ جوہرہ نیرہ، شرح مقدمۃ الغزنوی، ہندیہ اور ردالمحتار وغیرہ میں ہے: و اللفظ للجوهرة: ”واذا دخل المسافر مصره اتم الصلاة وان لم ينو الاقامة فيه، سواء دخله بنية الاجتياز او دخله لقضاء الحاجة، لأن مصره متعين للاقامة فلا يحتاج إلى نية“ ترجمہ: جب مسافر اپنے وطن اصلی میں داخل ہو جائے تو وہ پوری نماز پڑھے گا، اگرچہ وہاں اس کی ٹھہرنے کی نیت نہ ہو، چاہے وہ گزرنے کے ارادے سے داخل ہوا ہو یا کسی حاجت کو پورا کرنے کے لیے داخل ہوا ہو، کیونکہ اس کا شہر اقامت کے لئے متعین ہے، لہذا (مقیم ہونے کے لئے) نیت کی حاجت نہیں۔ (الجوہرۃ النیرۃ، جلد 1، صفحہ 219، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: ”(زید) جب اپنے وطن کی آبادی میں آگیا، قصر جاتا رہا، جب تک یہاں رہے گا، اگرچہ ایک ہی ساعت، قصر نہ کر سکے گا کہ وطن میں کچھ پندرہ روز ٹھہرنے کی نیت ضرور نہیں۔“ (فتاوی رضویہ، ج 08، ص 258، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بہارِ شریعت میں ہے: ”مسافر جب وطنِ اصلی میں پہنچ گیا، سفر ختم ہو گیا، اگرچہ اقامت (ٹھہرنے) کی نیت نہ کی ہو۔“
(بہارِ شریعت، ج 01، ص 751، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: PIN-7614

تاریخ اجراء: 27 محرم الحرام 1446ھ/23 جولائی 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net